

موجودہ حالات کے تناظر میں

ماہِ رمضان، ہم سے کیا چاہتا ہے؟

ڈاکٹر انیس احمد

رمضانِ کریم ایک ایسا مبارک اور رحمتوں والا مہینہ ہے جس کا انتظار اور استقبال ایک عام مسلمان ہی نہیں، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم جن پر ہمارے والدین قربان ہوں، خصوصی عبادات کے ذریعے فرمایا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ شعبان ہی سے اس ماہ کے لیے کمر کس لیا کرتے تھے لیکن رحمت للعالمینؐ کا اپنی امت کی آسانی کے لیے یہ خصوصی انلہارِ محبت تھا کہ، گو خود تمام شعبان روزہ رکھتے لیکن امت کو آخری دو ہفتوں کی رخصت دے کر صرف شعبان کے اولین حصے میں روزہ رکھنے کی تلقین فرماتے۔ اسی بنا پر نصف شعبان کا روزہ افضل ہے اور اولین دو ہفتوں میں روزے رکھنا سنت کی پیروی ہے۔

اس مہینے کی اہمیت اور اس کے انقلابی اثرات کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ ایک بڑی عظمت والا بڑی برکت والا مہینہ قریب آگیا ہے جس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس میں روزہ رکھنا فرض کر دیا گیا ہے اور راتوں میں تراویح پڑھنا نفل (یعنی سنت) ہے۔ اس ماہ میں ایک فرض کا ادا کرنا دوسرا کسی مہینے کے ۷۰ فرض ادا کرنے کے برابر ہے۔ یہ مہینہ مواساة، یعنی ہمدردی کرنے والا مہینہ ہے۔

جس نے ایمان و احساب کے ساتھ اس ماہ میں روزہ رکھا تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرمادے گا۔ اس کا پہلا عشرہ رحمت کا دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم کی

آگ سے نجات کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر باشور مسلمان مرد، عورت اور بچہ اس ماہ میں خصوصی اہتمام کے ساتھ تلاوتِ قرآن، وقت پر نمازوں کا اہتمام، صدقات و خیرات اور غرباً و مساکین کی امداد کرنے میں مسابقت کرتا ہے۔ اس کی برکتیں آن گنت، اس کے انعامات غیر محدود اور اس کی لذت اپنی مثال آپ ہے۔

اس سال رمضان ایسے حالات میں آ رہا ہے کہ امت مسلمہ کا ہر فرد مسلم دنیا کے حکمرانوں اور مردوں جو انتظامی نظام کے خلاف اپنی آواز بلند کر رہا ہے اور ایسے بہت سے حکمران جنہیں اپنی کرسی کے مضبوط ہونے کا یقین تھا، پڑوئی ممالک میں اپنی جان بچانے کے لیے پناہ لینے پر مجبوڑ ہو گئے ہیں۔ اس صورت حال میں یہ مہینہ جو موساہہ کا، رحمت کا، مغفرت کا، غفو و درگزار کا، صبر و استقامت کا مہینہ ہے، جس کا مقصد رحمت کی فضا پیدا کر کے پوری امت مسلمہ کو دنیا کی تمام غلامیوں سے نکال کر صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی طرف بلانا ہے، ایک عام مسلمان سے کیا مطالبة کرتا ہے؟ کیا صرف عبادات کا خلوص نیت کے ساتھ کر لینا اور نوافل کا اہتمام کر لینا امت مسلمہ کے حالات کو بہتر بنانے کے لیے کافی ہو گا؟ یا ہمیں غور و فکر کے ساتھ اپنے حالات کا جائزہ اور احتساب کرتے ہوئے دیکھنا ہو گا کہ اس ماہ میں ہماری ترجیحات کیا ہوں؟

تقریباً ۱۵۰۰۰ سال قبل جب پہلی مرتبہ رمضان کا مہینہ اپنی رحمتوں کے ساتھ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب پر سایہ فگن ہوا تو ابھی ۷۶۰ء دن بھی نہ گزرے تھے کہ امت مسلمہ کو ایک ایسی جگہ کا سامنا کرنا پڑا جو اس کے وجود کو ختم کرنے کی خاطر نظامِ کفر و استھان کی طرف سے اس پر مسلط کی گئی تھی۔ آج جدید جاہلیت پر بنی تہذیب اور اس کے سرمایہ دار قائد امت مسلمہ کے خلاف اپنی جدید ترین نکلنابی کے ساتھ نیر دار آزمائیں۔ جس طرح اس وقت اصحاب رسولؐ میں سے کسی کے پاس نیزہ تھا تو توارنہ تھی، تواریخی توڑھاں نہ تھی، خود تھا تو زرہ نہ تھی، اسی طرح آج بھی امت مسلمہ جتنی آلات کے لحاظ سے کم تر مقام رکھتی ہے۔ لیکن جس چیز نے قرن اول میں امت مسلمہ کو فتح مند کیا تھا، وہ اس کی اسلحہ میں برتری نہ تھی، بلکہ اس کا وہ کردار و تقویٰ تھا جس کی تیاری میں اسے ۱۳ سال آزمائیشوں کی دلکشی بھیشوں سے گزرنما پڑا تھا۔ اللہ کے یہ چند بندے اپنے گند بھالوں کے باوجود ایمان کی غیر محدود قوت، کردار کی عظمت، خلوص کی کثرت اور

رب کریم سے اپنے تعلق کی فراوانی کی بنا پر اپنے سے تین گناہ زیادہ تعداد اور ۱۰ گناہ زیادہ مسلح قوت سے نہ صرف مکر لینے بلکہ آخر کار اس قوت کو توڑنے اور شکست دینے کی نیت سے نکلے تھے۔ ان کے رب نے ان کو وہ عزم دیا تھا جو غیر متزلزل ہوا اور ایسی استقامت دی تھی جو فتح و کامرانی کا پیش خیمہ ہو۔

آج اس پُر آشوب دور میں اس برکتوں والے مہینے کے ذریعے ہمیں اولاد اپنے آپ کو باطل کی تمام مخلوقیوں سے نکال کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی میں دینا ہوگا۔ یہ بندگی کا میابی کے لیے شرط اول کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہمیں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنارہنمہ بانا ہوگا کہ بہترین اسوہ اور بہترین قابل عمل نمونہ اگر کوئی ہے تو وہ صرف آپ کی حیات مبارکہ ہے۔ اس کے ساتھ ہمیں دشمن کی حکمت عملی اور منصوبوں کو بھی سمجھنا ہوگا کہ کس کس راستے سے وہ ہم پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ دشمن کی جنگی حکمت عملی کا اولین نکتہ امت مسلمہ کو شفافی، ابلاغی اور برقبی اتصالات (ذرائع ابلاغ) کے ذریعے مغلوب کرنا ہے۔

مغرب کی شفافی یلغار کا ایک بڑا ذریعہ جدید اتصالات ہیں، چنانچہ فیس بک (facebook) اور یوٹیوب (youtube) کے ذریعے نوجوانوں کے ذہنوں کو دین سے دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس ماہ مبارک میں قرآن کریم کی دعوت کے ذریعے نوجوانوں میں دینی شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے وقت کا صحیح استعمال کرنا یکسچیں، ہبھوکعب میں ضائع نہ کریں۔ اسلامی معلومات کو برقبی میڈیا سے دل نشیں انداز سے پیش کیا جائے۔ یہ مہینہ جو قرآن کا مہینہ ہے اس میں قرآن کریم کے بہت سے پہلو جدید نکلنالوچی کے ذریعے عام کیے جاسکتے ہیں، مثلاً سابقہ اقوام کے قصہ اور کائنات کے حالے سے قرآن کریم کے دلائل۔

امت مسلمہ کو درپیش مسائل میں سے ایک بنیادی مسئلہ فرقہ بندی نیز علاقائی اور قومی عصیتوں کا ابھارا جانا ہے تاکہ امت مسلمہ اتحاد سے محروم رہے۔ قرآن کریم نے امت مسلمہ کو ایک بنیان مخصوص سے تعبیر کیا تھا، جب کہ مغرب کی لادینی فکری یلغار سے الگ الگ قومیتوں میں تقسیم دیکھنا چاہتی ہے۔ یہ مہینہ اتفاق و اتحاد کا مہینہ ہے۔ اس میں دلوں کے اتحاد کی بنیاد قرآن کریم ہے۔ اس ماہ میں ہر ہر محلے میں حلقة ہائے مطالعہ قرآن کا قائم کرنا اس لیے بھی ضروری ہے

کہ عصیتِ لسانی ہو یا نسلی، ان سب کا علاج صرف اس کلامِ عزیز پر صحیح ہو جانا ہے۔ یہ مہینہ زندگی میں اعتدال اور توازن پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ حکم ہے کہ بغیر حری روزہ نہ رکھا جائے اور نہ حری اتنی زیادہ ہو کہ دن میں ایک روزہ دار پریشان رہے۔ ایسے ہی افطار میں توازن ہو اور بجائے اپنے اور اسراف کرنے کے اہل محلہ، غربیوں، مسکینوں، قرض داروں، غرض ان تمام افراد پر خرچ کیا جائے جو مسائل کا شکار ہوں۔ لیکن اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہو یا کسی کی مشکل کا ڈور کرنا، ہر معاملے میں متوازن روایہ اختیار کرنا ہی رمضان کا پیغام ہے۔

معاشرے سے معاشری ظلم و استھصال اور عدم توازن کو ڈور کرنا اور تمام شہریوں کی بنیادی ضروریات کی فراہمی کے لیے مناسب اقدامات کرنا، ایک اسلامی ریاست کے بنیادی فرائض میں شامل ہے۔ اکثر مسلم ممالک میں اس جانب عدم توجہ پائی جاتی ہے۔ اس مبارک مہینے میں ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ مالی انتظامی نظام سے نجات اور اسلامی معيشت کے عادلانہ نظام کے لیے زمین ہموار کرنے کی کوشش کی جائے۔ یونیورسٹیوں میں طلبہ و طالبات کو ان موضوعات پر اظہارِ خیال کی دعوت دی جائے اور جہاں کہیں بھی ابلاغِ عامہ تک رسائی ہو، اسلامی نظامِ معيشت، اسلامی بنکاری اور تنکافل کے حوالے سے عوام کو فکری رہنمائی فراہم کی جائے اور اسلامی بنکاری کے حالیہ تجربات کو تعاون و اشتراک سے دوسروں تک پہنچایا جائے تاکہ سودی کا روپار سے بذریع نجات ملے۔

اس مبارک مہینے کا ایک مقصد تذکیرہ نفس ہے کہ انسان اپنے نفس کو قابو میں رکھنا سکھے اور اپنی خواہشات کو اللہ کی بنیگی کا تابع بنادے۔ یہ ان تمام ترغیبات کے خلاف ایک مسلسل جہاد ہے جو انسان کو غیر محسوں طور پر برائی کی طرف دھکیل دیتی ہیں۔ یہ مہینہ ہمیں سادگی اور کفایت شعاری کی تعلیم دیتا ہے اور چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کے انعامات کا، جن کا شمار کرنا انسان کے لیے ممکن نہیں، شکر ادا کرنے کے لیے اللہ کی دی ہوئی دولت، وقت اور صلاحیت کو اُس کے دین کے غلبے کے لیے استعمال کیا جائے اور ان تحریکوں کا ساتھ دیا جائے جو دنیا سے طاغوتی نظام کو مٹانے اور اسلامی شریعت نافذ کرنے کے لیے کوشش ہیں۔ اس مقصد کا حصول اسی وقت ممکن ہے جب انسانوں میں قرآن و سنت کی تعلیمات کے ذریعے ایک فکری انقلاب لایا جائے اور اس فکری انقلاب کے دائرہ کارکو خاندان، معاشرے اور معيشت و تعلیم کے شعبوں تک وسعت دے دی جائے۔ اس مہینے میں

اللہ کے بندوں کے دلوں کی دنیا میں انقلاب لایا جائے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کثرت اختیار کی جائے۔ قرآن کریم ہدایت کرتا ہے کہ اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور پہلوؤں پر لیئے، ہر حال میں اللہ کے ذکر کو اختیار کرتے ہیں۔ اس ماہ مبارک میں مسنون دعاؤں کے خصوصی اہتمام کی ضرورت ہے۔

رمضان کریم کی برکات میں سے ایک بڑی برکت اس کا آخری عشرہ ہے۔ اس میں وہ قوت والی طاق رات ہے جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔ اس کلام کی عظمت و شوکت اس بات کی مقاضی تھی کہ اسے ایک قوت والی رات ہی میں نازل کیا جائے۔ آج قرآن کریم کی یہ قوت ہی وہ محرک ہے جس نے عالمِ اسلام کے نوجوانوں میں رجوعِ الی القرآن اور رجوعِ الی اللہ کی لہر دوڑا دی ہے۔ اس عظیم رات میں جو انقلاب تاریخِ عالم میں برپا ہوا، اس کے اثرات زندگی کے ہر شعبے میں نمایاں ہوئے۔ اس رات کے بعد، انسانوں کا تصورِ کائنات، تصورِ انسان، تصورِ اللہ اور مقصدِ حیات کا تصور، غرض ہر شعبے میں ایک انقلاب برپا ہوا۔ کل تک جو انسان سیاروں، ستاروں اور چاند سورج کی پرستش کرتا تھا، اب ان سب کے خالق رب العالمین کا بندہ بن گیا۔ کل تک جو انسان جانوروں اور بتوں کے سامنے جھکتا تھا، ان سے ڈرتا تھا، ان سے اپنی مرادیں مانگتا تھا اور بعض اوقات خود کو ربِ عالیٰ سمجھ بیٹھتا تھا، اب اُس انسان نے اپنی اصل عظمت کو پیچانا اور عبدیت کو انسان کی معراج سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو تمام غلامیوں سے نکال کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حاکیت کے آگے سرتلیم خم کر دیا۔ کل تک اگر زندگی کا مقصد لذت، مال و دولت کی کثرت اور اقتدار کی ہوں تھا، تو اب زندگی کا مقصد صرف حاکمِ حقیقی کی رضا کا حصول اور اس رضا کے حصول کے لیے حقوقِ اللہ اور حقوقِ العباد کا انتظام قرار پایا۔ اس ایک رات نے زمین و آسمان کا نقشہ بدل دیا اور ایک ایسی امت کے وجود کی بنیاد رکھی جسے رب کریم نے انسانوں کی قیادت و امامت کے لیے امر بالمعروف اور نہیں عن الممنکر کے لیے، زمین سے ظلم کو مٹانے اور عدل و انصاف کے قیام کے لیے ایک مقصد اور مشن کے ساتھ تمام انسانوں پر جواب دہ بنا دیا۔

آج امتِ مسلمہ اگر اپنی اصل قوت کا صحیح شعور و آگہی رکھتی تو اس کا سرکشی علمی قوت کے سامنے نہ جھکتا۔ وہ اپنے قدرتی اور انسانی وسائل کو اپنے عوام کی فلاح کے لیے استعمال کرتی اور

ما و رمضان ہم سے کیا چاہتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ نظامِ حیات کو اللہ کی زمین پر نافذ کر کے زمین و آسمان سے برستے والے فضل و رحمت کی مستحق بن جاتی۔

آج سب سے زیادہ ضرورت اسی شعور و آگئی کی ہے۔ اگر امت مسلمہ اپنی اصل سے آگاہ ہو جائے تو کوئی قوت اسے زیر نہیں کر سکتی۔ یہ اصل اس کی قوت ایمانی ہے، یہ اصل اس کا اعتقام باللہ ہے، یہ اصل اس کی قرآن کریم سے رغبت اور سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی اور پیروی ہے۔ آج امت مسلمہ پر باطل قولوں کی جانب سے یلغار کا سبب بھی ہے کہ اسے اس کی اصل قوت کا خطرہ ہے۔ اس مہینے میں شب و روز اس تعلق کو بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ ہر مسلمان ایک چلتا پھرتا قرآن اور ایک بہترین داعی بن کر معاشرے کی فلاح و بہبود کے کاموں میں دوسروں سے آگئے نکل سکے۔ یہ مہینہ ان تمام بھلاکیوں اور نیکیوں میں مسابقت کا مہینہ ہے جو رب کریم کو پسند ہیں اور اسے خوش کرنے والی ہیں۔

یہ مہینہ ظلم و استھصال کے خلاف منظم جہاد کا مہینہ ہے کہ کفر کی ہر ہر چال کو مجھ کر دین کی فراست اور حکمت کے ساتھ اس چال کو توڑا اور معروف کے قیام کے لیے ثابت اقدامات کو اختیار کیا جائے۔ یہ ماہ ثابت فکر، ثابت عمل اور ثابت کوشش کا مہینہ ہے۔ اس میں بھلائی کے لیے نکنے والوں کی نصرت اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتے کرتے ہیں۔ اس ماہ میں کی گئی منظم جدوجہد اہل ایمان کو ایک سیسہ پلانی ہوئی دیوار میں تبدیل کر دیتی ہے اور بعض اوقات اپنی قلت تعداد کے باوجود وہ اپنے سے اگنازیادہ نفری پر غالب آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ کی برکات سے استفادے کی توفیق دے، ہر عمل خیر میں برکت دے، اور ہر کوشش کو خصوصی نصرت سے نوازے، آمین!

اہم گزارش: اس رسائلے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری مانہنا ممکن نہیں۔ قارئین اپنی ذمہ داری پر معاملات کریں۔ (ادارہ)